روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار۔۲۱۔ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۰ تبوک ۱۳۷۱ہش، ۲۰۔ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اور یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے۔ بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں بھی نہ ملائی ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی بُرا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سُنیں؟ یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کے دلوں میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی پوری حِس ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ان مجلسوں میں جا کر ایسی باتیں سُنتے؟

یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سُننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مؤاخذہ کے نیچے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کا کیا ہے۔ لیکن جو چُپکے ہو کر بیٹھے رہے ہیں وہ بھی اس گناہ کے خمیازہ کا شکار ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۶-۶۵۷)

سیلاب کی روک تھام کیلئے

ربوہ کے خدّام کی قابلِ تعریف خدمات

ربوہ کے محلّہ دارالیمن اور ملحقہ محلّوں کو سیلابی ریلے سے بچانے کیلئے ربوہ کے لگ بھگ ۵۰۰ خدّام نے جمعرات جمعہ ہفتہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ستمبر کو دن رات سخت محنت اور نگرانی کے ذریعے وقار عمل کیا اور ربوہ کے محلّہ دارالیمن، دارالنصر، دارالشکر اور چھنیاں کو سیلاب سے بچالیا۔ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں دارالیمن اور ملحقہ محلّوں کے خدّام کے علاوہ ربوہ کے ایک تعلیمی ادارے کے قریباً ۳۰ طلباء نے بھی قابل تعریف کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہفتہ کے روز جب سیلاب بند کے کناروں تک اونچا ہوگیا تو بند کی سلامتی خطرہ میں پڑ جانے سے ان طلباء کو فوری طور پہ بلایا گیا۔ ان کے پرنسپل صاحب بھی ساتھ آئے اور طلباء کی ہمّت بڑھاتے رہے۔

تین ٹریکٹر ٹرالیوں کے ذریعے مٹی اور پتھر ڈالا گیا۔ نائب ناظر امور عامہ مکرم میجر شاہد احمد سعدی، قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیّد قمر سلیمان احمد اور دو زعماء مکرم ماجد اقبال صاحب مکرم محمد رمضان بٹ صاحب اور بلاک لیڈر مکرم ملک شمیم صاحب نے نمایاں خدمات انجام دیں۔

کسی کام کو کرنے سے پہلے اسکے مقصد اسکے باعث اور اسکے نتیجہ پر غور کر لینا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ (الثانی)

ہر ایک کام جو انسان کرتا ہے اس کے تین پہلو ہوتے ہیں۔ اس کام کے کرنے کا مقصد ہوتا ہے۔ پھر اس کام کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ پھر اس کام کا نتیجہ یا ثمر ہوتا ہے پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کام کی ذمہ داری ہوتی ہے جو اس کام کے کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب تک ان سب باتوں کو مدّنظر نہ رکھا جائے کوئی کام کام نہیں کہلا سکتا، اور نہ ہی اس کام کے ذریعہ کوئی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ پس جب ایک انسان کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کے تینوں پہلوؤں کو سوچ لیتا ہے یعنی اس کے مقصد اور اس کے باعث اور اس کے نتیجے پر کافی غور کر لیتا ہے تو پھر اس میں اس کام کے کرنے کے لئے خاص شوق اور جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر ایسے کاموں کے نتائج بھی اچھے نکلتے ہیں لیکن اگر ان کو مدّنظر نہ رکھا جائے اور کام کے کرنے سے پہلے غور نہ کیا جائے تو نہ نتائج اچھے نکلتے ہیں اور نہ ہی اس کام سے سکھ یا آرام حاصل ہوتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص ایک کام کے مقصد سے واقف ہو۔ اس کے باعث سے خبردار ہو اور پھر کرنے پر اس کا نتیجہ اچھا نہ نکلے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ کام کرنے سے پہلے ان تینوں پہلوؤں پر خوب غور کرے اور اگر وہ خوب غور کرے گا اور پھر اس کام کو کرے گا تو نہ صرف جسمانی ثمرات ہی پائے گا بلکہ روحانی نتائج بھی حاصل کر لے گا۔ یہی حالت نکاح کی ہے اس کے بھی تین پہلو ہیں۔ اگر ان تینوں پہلوؤں کو مدّنظر رکھا جائے تو یہ بابرکت اور مفید ہو سکتا ہے اور اس کے عمدہ نتائج اور ثمرات مل سکتے ہیں نکاح کے موقع پر جو خطبہ (۔) پڑھا جاتا ہے اس کی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ فریقین کو ان تین امور کی طرف توجہ دلائی جائے۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

کشت و خون نہیں گشت و خون

اعلان نکاح

عزیز مکرم عطاء الحبیب خالد متعلم پی ایچ ڈی الیکٹرانک انجینئرنگ لندن یونیورسٹی ابن مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد کے نکاح کا اعلان، ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ النور مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا نسیر احمد صاحب مربی سلسلہ سابق مربی غانا و انگلینڈ، بعوض مبلغ ایکس سو سٹرلنگ پاؤنڈ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج برطانیہ نے مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۹۲ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید وکیل تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا کے بعد عزیز عطاء الحبیب کو مبارکباد دی اور مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

عزیز عطاء الحبیب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا پوتا ہے۔ احباب سے رشتہ کے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰- تبوک ۱۳۷۱ ہش ۲۰- ستمبر ۱۹۹۲ء

آسمانی آفات - آسمانی حفاظت

ملک ایک ایسی مشکل میں مبتلا ہے جو تمام اسباب کے استعمال کے باوجود اپنی تمام تر تباہی اور بربادی سے دنیا بھر کے لوگوں کے دل دہلا رہی ہے۔ بارش اور سیلاب اور بے بس لوگ۔ حکومت کے کارندے اور دیگر نجی تنظیمیں حتی المقدور کوشش کر رہی ہیں کہ تباہی کم ہو۔ اس وقت ہر شخص مصروف کار ہے اور پانی کی تباہی سے ملک کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آفت آسمانی ہے۔ بچنے کے ذرائع زمینی۔ ہمیں بار بار اس بات کا خیال آ رہا ہے کہ پوری طرح تو اس تباہی سے آسمانی ذرائع ہی بچا سکتے ہیں۔ اور آسمانی ذرائع میں سب سے اہم دعا ہے۔ کیا سب لوگ دعائیں کر رہے ہیں۔ چیخ و پکار تو سنائی دیتی ہے۔ لیکن دعاؤں کی کیفیت کم نظر آتی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ زمینی اسباب استعمال کرنے سے پہلے ہی آسمان کی طرف توجہ دی جاتی۔ تمام مذاہب کے عبادت گھروں میں خدائے قادر و توانا کے آگے جھولی پھیلائی جاتی۔ شائد کہیں ایسا ہوا بھی ہو۔ لیکن یقیناً ہر جگہ نہیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا:

”دعا مسبب الاسباب اور ہر سبب سے پہلے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ لوگ جو پہلے سبب کی طرف یعنی دنیا کا ذریعہ اختیار کرنے کی طرف جھکتے ہیں بعد میں دعا کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ان کی دعائیں اسی حد تک بے فیض رہ جاتی ہیں۔ اگر ایک انسان اپنے دوستانہ تعلقات میں اسباب کا مشاہدہ کرے۔ تو اس کو عام روز مرہ کے تجربے میں یہ بات دکھائی دینے لگے گی اور اس کا جو عارفانہ نکتہ ہے وہ سمجھ آ سکتا ہے۔ ایک دوست جس کو جب ضرورت پیش آتی ہے پہلے وہ دوسروں کی طرف بھاگتا ہے اور جب ہر طرف سے مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے پھر آپ کی طرف آتا ہے۔ اس کا ایک تعلق آپ سے ضرور ہے۔ لیکن ویسا نہیں جیسا اس شخص کا جو ہر ضرورت کے وقت سب سے پہلے آپ کا دھیان کرتا ہے اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔“

ہم کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ کوئی بھی مسلک ہم نے اپنایا ہوا ہو۔ ہم سب خدا کو مانتے ہیں اور اسے قادر و توانا مانتے ہیں۔ ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی مدد مانگیں۔ سیلاب کا بہت سا حصہ تو گذر چکا۔ لگتا ہے لیکن سیلاب کے بعد جن مشکلات کا سیلاب آنے والا ہے اس سے بچنے کے لئے سب سے پہلے خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ دعائیں کریں۔

ہر چیز کے سو رنگ ہیں سو پرت ہیں سو رُوپ
دنیا میں کوئی چیز بھی بے رنگ نہیں ہے
کچھ لوگ صحافت سے بگڑتے ہیں بُری طرح
کہتے ہیں کہ اس کا تو کوئی ڈھنگ نہیں ہے

ابوالاقبال

..... واقف نہیں ہو تم

میدانِ کارزار سے واقف نہیں ہو تم
رفتارِ روزگار سے واقف نہیں ہو تم
جس دشتِ خارزار سے اُلجھے ہوئے ہیں ہم
اُس دشتِ خارزار سے واقف نہیں ہو تم
جن آنسوؤں کے تار سے ملتی ہے زندگی
ان آنسوؤں کے تار سے واقف نہیں ہو تم
کھولی ہے آنکھ تم نے تو فصلِ بہار میں
اُجڑی ہوئی بہار سے واقف نہیں ہو تم
پھولوں کے حُسن باغ کی رونق پہ ہے نظر
سوزِ دلِ ہزار سے واقف نہیں ہو تم
مانا کہ جذبِ عشق ہے لے لُوٹ ولے رہا
پر حُسن کے وقار سے واقف نہیں ہو تم
تم آرزُوئے خُلد پہ مَرتے ہو رات دن
شاید کہ کُوئے یار سے واقف نہیں ہو تم
دنیا نے جس کے نُور سے پائی ہے روشنی
اس ماہِ تابدار سے واقف نہیں ہو تم
ہم آبلوں کا پانی چھڑکتے رہے جہاں
اس راہِ خار دار سے واقف نہیں ہو تم
خلقِ خدا کے دَرد میں حاصل ہے جو سکوں
اس لُطفِ پائیدار سے واقف نہیں ہو تم
کرتے ہیں جس کی شان پہ حُور و مُلک بھی رَشک
اس قلبِ بیقرار سے واقف نہیں ہو تم
اُٹھتی ہے بار بار سُوئے آسمان جو
نظروں کی اس پُکار سے واقف نہیں ہو تم
کانٹوں کو جس نِگاہ نے گلزار کر دیا
اس روِشِ بہار سے واقف نہیں ہو تم
مجبورِ کائنات کی طاقت پہ ہے نظر
مختارِ کردگار سے واقف نہیں ہو تم
کردارِ کُل جہاں کا بناؤ گے کس طرح
جب اپنے کاروبار سے واقف نہیں ہو تم
جو رَشکِ لالہ زار ہے داغوں سے فیض کا
اُس قلبِ داغدار سے واقف نہیں ہو تم

فیض چینگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔الثانی

تلقینِ عمل

امام جماعت الثانی نے خدام الاحمدیہ کو قادیان میں فرمایا۔

ایک اور چیز جو بہت اہم ہے اور بہت زیادہ توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ قادیان میں برسات کا پانی جو آتا ہے اس کے نکاس کی کوئی صورت پیدا کی جائے۔ برسات کے دنوں میں ہماری سڑکیں ایسی معلوم ہوتی ہیں گویا وہ ندی نالے ہیں اور اس کثرت سے پانی آتا ہے کہ چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ کے افسروں نے جو سکیمیں اس پانی کے روکنے کے لئے سوچی ہیں ان پر خرچ کا اندازہ دو تین لاکھ کا ہے۔ ہماری ٹاؤن کمیٹی بھی اس خرچ سے ڈر جاتی ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اس خرچ سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص بھی اس پانی کو روکنے کے لئے قدم نہیں اٹھاتا۔

میرے خیال میں اگر اپنی جماعت کے اوورسیروں سے مشورہ کیا جائے اور ان کو تمام مواقع پانی کے آنے اور نکلنے کے دکھا دیئے جائیں۔ تو وہ بہت حد تک مفید مشورہ دے سکیں گے پھر وہ جیسا مشورہ دیں اس کے مطابق خدام کام کریں۔ اگر وہ ایک محلہ کی طاقت کا کام ہو تو ایک محلہ اور اگر سب خدام کے مل کر کام کرنے کا ہو تو سب مل کر اس کام کو کریں۔ اور اگر مقامی جماعت کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ بھی خدام کے ساتھ تعاون کرے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر خدام اس کام کو کرلیں تو وہ قادیان کے لوگوں کو بہت سی تکالیف اور بیماریوں سے بچانے والے ہوں گے۔ پس اس کام کی طرف خدام کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہر محلہ میں جو یتامیٰ بیوگان اور مساکین ہوں۔ ان سب کی خبر گیری کی جائے۔ اگر انہیں طبی امداد کی ضرورت ہو تو طبی امداد بہم پہنچائی جائے یا ان کا کوئی اور کام ہو تو وہ کیا جائے۔ اسی طرح وہ لوگ جو فوج میں جاچکے ہیں اور ان کے گھروں میں کوئی سودا سلف لاکر دینے والا نہیں۔ ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور اگر ان گھروں میں کوئی بیمار ہو تو اسے دوائی لاکر دی جائے۔ میں نے دیکھا ہے بعض غریب عورتیں ایک دفعہ اپنا زیور بیچ کر معمولی سا گزارہ کے لئے مکان تو بنا لیتی ہیں لیکن اس کے بعد ان میں طاقت نہیں ہوتی کہ مزدور لگا کر مکان کی لپائی کرا سکیں اور ان کے گھر میں کوئی مرد بھی نہیں ہوتا۔ جو لپائی کا انتظام کر سکے۔ اس طرح وہ گھر گرنے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ پہچانے بھی نہیں جاتے۔ ایسے گھروں میں خدام جائیں اور ان کی دیواروں اور چھتوں کی لپائی کریں۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو ہر دیکھنے والے کے دل پر اثر کرتا ہے۔ قومی کاموں میں جہاں ہزاروں انسان کام کر رہے ہوں۔ کوئی انسان بھی ہتک محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے دوسرے ساتھی اس کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن انفرادی کاموں کے کرنے میں انسان ہتک محسوس کرتا ہے۔

میرا مقصد وقار عمل سے یہی تھا کہ قومی کاموں کے علاوہ جہاں تک ہو سکے خدام انفرادی کام بھی کریں۔ اور غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ انفرادی کاموں کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ اور وہ روزانہ ضروریات کے مطابق تدریجاً گھٹائے یا بڑھائے جاسکتے ہیں۔

اطفال احمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے کام کے متعلق مجھے زیادہ علم نہیں کہ کس طور پر محلوں میں ان کی تربیت کا کام جاری ہے۔ اور کس رنگ میں ان کی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے میرے خیال میں وقتاً فوقتاً اطفال کے سامنے اخلاق کے متعلق تفصیلاً بحث آتی رہنی چاہیئے۔ اور انہیں بتانا چاہیئے کہ کون کون سے اعمال ہیں جو آج کل عام ہیں اور وہ درحقیقت (دینی) نکتہ نگاہ سے برے ہیں اور کون سے اعمال ہیں جو برے سمجھے جاتے ہیں اور وہ درحقیقت (دینی) نقطہ نگاہ کے مطابق ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسالے (دینی) اخلاق کے متعلق لکھے جائیں اخلاق کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بھی حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض اعمال پہلے برے ہوں اور اب اچھے ہوں۔ یا پہلے اچھے سمجھے جاتے ہوں اور آج برے ہوں۔ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے کہ کن حالات میں کون سے اعمال اچھے اور کون سے برے ہوتے ہیں اصولی اعمال کا جاننا ضروری ہوتا ہے

د۔ حرمت کا کامل نمونہ وہی چار چیزیں ہیں ان کی حرمت بلاواسطہ ہے۔ اور یہ چاروں چیزیں (آئیڈیل) ہیں یعنی باقی چیزوں کے متعلق ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ماڈل سکول ہوتے ہیں۔ وہ معیاری ہوتے ہیں باقی سکولوں کے لئے اور باقی سکول ان کی نقل کرتے ہیں۔ اور ان سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف وہ چار چیزیں ہی حرام ہیں اور باقی چیزوں میں سے کوئی حرام نہیں بلکہ باقی چیزوں کی حرمت بالواسطہ ہے۔ یعنی جتنی جتنی ان حرام چیزوں سے ان کی مشابہت قائم ہوتی جائے گی۔ اتنی اتنی زیادہ حرمت ان میں قائم ہوتی جائے گی اور جتنی ان کی مشابہت میں کمی ہوگی اتنی ہی حرمت میں کمی ہوتی جائے گی! اسی وجہ سے بعض چیزوں کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ یہ ممنوع ہیں اور بعض کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ مشتبہ ہیں اور بعض کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ جائز ہیں۔

لجنہ کالم

س:۔ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے ہال کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟

ج: ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء کو لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے ہال کا سنگ بنیاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے رکھا۔

س: حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا وصال کب ہوا۔؟

ج: مورخہ ۶ مئی ۱۹۸۷ء کو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا وصال ربوہ میں ہوا۔

س:۔ سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ۱۹۸۷ء میں شامل ہونیوالی خواتین کی تعداد کیا تھی؟

ج: ۳۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہونیوالے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ میں چار ہزار (۴۰۰۰) خواتین کے علاوہ کثیر تعداد میں ناصرات نے شرکت کی۔

س: ۱۹۸۷ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے کن لجنات کے تربیتی دورے کئے؟

ج: حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکز اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے فروری ۸۷ء کو ضلع خانیوال، رحیم یار خان اور راجن پور کا تربیتی دورہ کیا اور

۲:۔ ۹ مارچ ۸۷ء چکوال، دوالمیال (جہاں ضلع چکوال کی مجالس بھون، چکوال، رتوچھ، کلرکہار کی نمائندگان شامل تھیں۔

س: ۸۸ء میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے کن بیرونی ممالک کا دورہ کیا۔؟

ج: ۸۷ء میں آپ نے انگلستان، ڈنمارک جرمنی، نائیجیریا اور گھانا کا دورہ کیا۔

س:۔ ساتویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ میں کتنے اضلاع کی مجالس کی کھلاڑیوں نے حصہ لیا؟

ج:۔ ۶، ۷ فروری ۸۸ء کو ربوہ میں منعقدہ ساتویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ میں اٹھارہ اضلاع کی چھپن مجالس سے دو سو ستر (۲۷۰) کھلاڑی شریک ہوئیں۔

س:۔ ۸۸ء میں مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں کس کس ڈویژن کی احمدی طالبات نے نمایاں پوزیشن حاصل کر کے ایوارڈ حاصل کئے؟

ج: ۱۔ عزیزہ زبیدہ شفیع صاحبہ گجرات نے ڈویژن میں امتحان مڈل سٹینڈرڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے خصوصی ایوارڈ اور پانچ ہزار روپیہ نقد انعام حاصل کیا۔

۲۔ عزیزہ سعدیہ جواد مخدوم صاحبہ نے سرگودھا ڈویژن میں امتحان مڈل سٹینڈرڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

س:۔ ۸۸ء میں بیرون پاکستان کن مجالس نے اجتماعات منعقد کئے؟

ج:۔ مندرجہ ذیل بیرون پاکستان لجنات نے اپنے ہاں اجتماعات منعقد کئے۔

۱۔ لجنہ اماءاللہ گیمبیا سالانہ اجتماع۔ ۲۔ لجنہ اماءاللہ ہالینڈ جلسہ یوم حضرت بانی سلسلہ۔ ۳۔ لجنہ اماءاللہ فرینکفورٹ ناصر باغ میں۔ ۴۔ تربیتی کیمپ موسمی تعطیلات فرینکفورٹ اور میونخ میں۔ ۵۔ صدر لجنہ کینیڈا نے کینیڈا کے پانچ شہروں کا دورہ کیا۔

س: ستمبر ۸۸ء میں سیلاب زدگان کی امداد میں کن لجنات نے نمایاں حصہ لیا؟

ج:۔ ستمبر ۸۸ء کے سیلاب زدگان کی امداد میں حسب ذیل لجنات نے نمایاں حصہ لیا۔ سیالکوٹ شہر، داتہ زید کا، تحصیل ڈسکہ کلاں شیخوپورہ۔ فاروق آباد۔ جلیل ٹاؤن گوجرانوالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور پشاور۔

س: لجنہ اماءاللہ نواب شاہ سندھ میں تقسیم انعامات کی تقریب کب منعقد ہوئی اور انعامات کس نے تقسیم کئے؟

ج:۔ محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے لجنہ اماءاللہ نواب شاہ سندھ کی تقریب تقسیم انعامات منعقدہ ۲۳ اگست ۸۸ء میں انعامات تقسیم کئے۔

س: ۸۸ء میں کن لجنات نے اپنے ہاں سالانہ اجتماعات منعقد کئے۔

ج: ۱۔ لجنہ اماءاللہ مقامی ربوہ۔ ۲۔ صوبہ سرحد ۳۔ پشاور۔ ۴۔ لاہور۔ ۵۔ راولپنڈی (دو اجتماع) ۶۔ گوجرانوالہ۔ ۷۔ گرمولا ورکاں۔ ۸۔ ننگر گڑی و حلقہ فیروز والہ۔ ۹۔ وزیر آباد۔ ۱۰۔ مانگٹ اونچے ۱۱۔ پریم کوٹ۔ ۱۲۔ مدرسہ چٹھہ۔ ۱۳۔ بورے والا ۱۴۔ کوئٹہ۔ ۱۵۔ اسلام آباد۔ ۱۶۔ سیالکوٹ کینٹ۔ ۱۷۔ قصور۔ ۱۸۔ کوٹ عبدالمالک ۱۹۔ کھاریاں۔ ۲۰۔ بشیر آباد۔ ۲۱۔ حیدر آباد ۲۲۔ کنری۔ ۲۳۔ ملتان شہر و ضلع ۲۴۔ ساہیوال شہر۔ ۲۵ قیادت کراچی ۱ ۔ ۲۶۔ قیادت کراچی ۳ ۲۷۔ قیادت کراچی ۲ ۔ ۲۸۔ قیادت کراچی ۹

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

جولان کی پہاڑیاں

۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ میں اسرائیل نے جولان پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور وہ ابھی تک اسکے پاس ہیں۔ اب اسرائیل کے وزیر اعظم رابین نے صدر حافظ الاسد کو یہ پیشکش کی ہے کہ وہ محدود امن کے معاہدے کے لئے ان پہاڑیوں کا ایک حصہ واپس کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گذشتہ روز دروزوں کے ۲۰۰ افراد کے ایک وفد نے حافظ الاسد سے ملاقات کی تو اسد نے انہیں یقین دلایا کہ وہ اپنی زمین یا اپنے حقوق کا کوئی ایک حصہ بھی دوسروں کے پاس برداشت نہیں کرسکتے۔ اسلئے یہ بات ہی غلط ہے کہ جولان کی پہاڑیوں کا ایک حصہ اسرائیل کے پاس رہے اور ایک حصہ وہ واپس کردے۔ انہوں نے اس وفد سے کہا کہ ہم اپنی زمین کا ایک ایک انچ واپس لینا چاہتے ہیں۔ یہ وفد اس علاقے سے آیا تھا۔ جو اسرائیل کے پاس ہے۔ اور یہ سب سے بڑا دروزوں کا وفد ہے جسے اس طرف آنے کی اسرائیل نے اجازت دی ہے۔ گذشتہ روز وزیراعظم رابین نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں شام نے ایک تھوڑی سی اپنے اندر تبدیلی کا اظہار کیا ہے مشرق وسطیٰ کے متعلق گفت وشنید چند روز کے لئے ملتوی کردی گئی تھی۔ ۱۴ تاریخ کو یہ گفتگو دوبارہ شروع ہوئی۔ اگرچہ رابین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مقبوضہ عرب علاقے واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق شبہات بھی پائے جاتے ہیں۔ جولان پہاڑیوں کے متعلق شام نے بار بار کہا ہے کہ وہ سارے کا سارا علاقہ واپس لینا چاہتا ہے۔ رابین نے کہا ہے کہ اگر ہم سارے علاقے سے نکل بھی جائیں تو ہم صرف امن کا ایک معاہدہ چاہتے ہیں ہم اپنے تعلقات کو فی الحال نارمل حالت میں نہیں لاسکتے ہم سرحدیں بھی نہیں کھول سکتے۔ سفارتخانے بھی قائم نہیں کرسکتے۔ اور تجارتی اور ثقافتی تعلقات بھی معمول پر نہیں لاسکتے۔

۲۰۰ دروزوں کا جو وفد اسد سے ملا ہے۔ اس کا انتظام عالمی کمیٹی برائے ریڈ کراس نے کیا تھا اور تجزیہ نگار اس سے اندازہ لگاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ یہ علاقے اسرائیل کے پاس ہیں وہاں کے لوگ شام کے وفادار ہیں۔ اسد نے دروزوں کو بتایا کہ ہم لوگ بہادرانہ امن چاہتے ہیں۔ جو حقیقی امن ہو۔ جسمیں سب کے حقوق اور مفادات محفوظ ہوں۔ یہ وفد ایک ایسے موقعہ پر حافظ الاسد سے ملا ہے جبکہ ایک دروز مذہبی رہنما کی برسی منائی جارہی ہے۔ حافظ الاسد نے مزید کہا کہ ہم سیاسی کوشش کے ذریعے اپنے حقوق لینا چاہتے ہیں اور ہم اس بات کو کلی طور پر مسترد کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے اسرائیل کے پاس ہوں۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کی اپنی خواہش یہ ہے کہ جولان کی پہاڑیوں کے متعلق ریفرینڈم ہوجانا چاہیئے۔ لیکن اس بات کا فیصلہ حکومت کرے گی۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ قیمت ادا کئے بغیر امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر ہم اسی بات کی رٹ لگاتے رہیں کہ ہم جولان پہاڑیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور یہ امید بھی رکھیں کہ شام کے تعلقات ہمارے ساتھ اچھے ہوں اور ہم دونوں اپنی اپنی جگہ امن کی زندگی بسر کریں تو یہ ممکن نہیں ہے اگر اس علاقے میں ہمیں امن قائم کرنا ہے تو ہمیں اسکی قیمت ادا کرنی ہوگی اور وہ قیمت یہی ہے کہ شام کے علاقے شام کو واپس کردئے جائیں۔

خلیج کی ریاستیں

خلیج کی جنگ کے خاتمے کے بعد خلیج کی چھ عرب ریاستوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ حفاظتی انتظامات کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں گے اس معاہدے کی توثیق کے لئے اب پھر یہ چھ ریاستیں آپس میں گفت وشنید کررہی ہیں۔ گذشتہ بدھ کے روز بھی ان کا اجلاس ہوا تھا۔ اور اس اجلاس میں ان کے زبردست حمایتی مصر اور شام نے بھی حصہ لیا تھا۔ سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ اس وقت جو خلیج کی ریاستوں کا ایران کے ساتھ تناؤ ہے اسکی وجہ سے بھی یہ حفاظتی اقدامات کا اجلاس ضروری ہوگیا تھا۔ خلیج کی ریاستیں دنیا بھر کے ۲/۵ تیل کی حامل ہیں۔ ایران نے ابوموسیٰ کا جزیرہ لے کر ایک نیا مسئلہ کھڑا کردیا ہے مصر نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ معاہدہ تو چل نہیں سکتا لیکن اس کا ایک بدل پیش کیا جاسکتا ہے جسمیں مصر اور شام کی فوجوں کو خلیج میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ نیا معاہدہ جو مصر کی تجویز ہے۔ اس میں آٹھوں ریاستوں یعنی خلیج کونسل کی چھ ریاستیں اور مصر اور شام کی فوجیں شامل ہوں گی۔ اور ایک کمان کے ماتحت کام کریں گی جب بھی اور جس جگہ بھی ان کی ضرورت ہوگی ان کو بلا لیا جائے گا۔ اور یہ حفاظتی اقدام کریں گی۔ اس سے اس قسم کا کوئی الجھاؤ پیدا نہیں ہوگا کہ انہیں کہاں رکھا جاتا ہے۔ جب بھی کوئی ملک اس بات کی ضرورت محسوس کرے گا۔ کہ فوجیں اسکی مدد کریں تو ان آٹھ ممالک کی یہ مقررہ فوج آگے بڑھ کر اسکے کام آئے گی۔

گلبدین حکمت یار

گلبدین حکمت یار نے جس کے دھڑے نے گذشتہ دنوں کابل پر زور وشور کی بمباری کی تھی۔ کہا ہے کہ جب تک کابل سے ان فوجیوں کو نہیں نکال دیا جاتا جو پہلے کمیونسٹ حکومت کے ساتھ تھے۔ اس وقت تک وہاں قیام امن ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت ان لوگوں کیوجہ سے وہاں کافروں کی حکومت ہے۔ اور باوجود اسکے کہ پہلے یہ معاہدہ ہوچکا تھا کہ ان لوگوں کو نکال دیا جائے گا۔ اب انکا لنے کی بجائے انہیں زیادہ مضبوط عہدے دے دئے گئے ہیں۔ اور اگر یہی کیفیت جاری رہی تو نہ صرف یہ کہ ہم حکومت سے تعاون نہیں کرسکیں گے بلکہ اپنی طرف سے ہر مزاحمت پیش کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ گذشتہ دنوں کابل پر جو بمباری ہوئی اس کے نتیجہ میں متعدد افراد ہلاک ہوگئے اور ایک خاصی تعداد میں لوگ زخمی ہوگئے۔ اور عمارتوں اور املاک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ لیکن گلبدین حکمت یار کے دھڑے کا کہنا ہے کہ جب تک اس معاہدے پر عمل نہیں ہوتا جسمیں کہا گیا تھا کہ کمیونسٹوں کے ساتھیوں کو نکال باہر کیا جائے گا۔ اس وقت تک یہاں امن کا قیام ناممکن ہے۔

ایران / نیوکلیئر پاور سٹیشن

گذشتہ روز ایران کے صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی نے بتایا کہ ایران چین سے ایک چھوٹا نیوکلیئر پاور سٹیشن حاصل کررہا ہے۔ لیکن مزید انہوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملک آپس میں کوئی فوجی معاہدہ نہیں کررہے۔ یہ پاور سٹیشن ۳۰۰ میگاواٹ نیوکلیئر پلانٹ کا ہے اور اس سے پہلے ایسا ہی ایک نیوکلیئر پلانٹ گذشتہ سال پاکستان کو بھی دیا گیا تھا۔ چین نے الجیریا کو بھی ایک میگاواٹ نیوکلیئر پلانٹ دیا ہے۔ لیکن وہ اس سے نصف طاقت کا ہے یعنی ۱۵ میگاواٹ کا اور اس کے اغراض ومقاصد صرف تحقیقاتی ہیں۔ چین نے ایران کے ساتھ معاہدے میں اس بات کو اصرار سے کہا ہے کہ ایران نے عہد کیا ہے کہ وہ عالمی اٹامک انرجی ایجنسی کو ہر وقت اپنے ہر نیوکلیئر پاور پروگرام کا معائنہ کرنے کی سہولت مہیا کرے گا۔ ایران نے اس معاہدے پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ اسکے ذریعے جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکا جاتا ہے اسی لئے اس نے یہ معاہدہ کرلیا ہے کہ عالمی اٹامک انرجی ایجنسی کو اسکی تمام نیوکلیئر تنصیبات دیکھنے کا حق ہوگا۔ معاہدے میں کم ازکم جو بات بتائی گئی ہے اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ یہ نیوکلیئر پلانٹ جو ایران کو دیا گیا ہے۔ یہ قیمتاً دیا جارہا ہے یا بغیر قیمت کے۔ رفسنجانی نے اپنے دورے کے دوران یہ کوشش کی کہ چین اور ایران کے تعلقات ٹیکنیکی تعاون میں مزید بہتر ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تعلقات روز بروز زیادہ ہو رہے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا چین کا دورہ بھی ہمارے تعلقات کو مزید بہتر بنائے گا۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ چین نے یہ نیوکلیئر پاور سٹیشن دے کر مغرب میں شبہات پیدا کردئے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ چین ایران کی اس رنگ میں بھی مدد کررہا ہو کہ وہ جوہری بم تیار کرے۔ امریکہ کے سرکاری افسر کا کہنا ہے کہ ایران نے پہلے ہی چین سے ایسا سامان خرید لیا ہے جو جوہری اسلحہ بنانے کے لئے یورینیم کی افزودگی میں کام آتا ہے۔ چین اور ایران دونوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان کے اغراض ومقاصد فوجی نہیں ہیں۔

”یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ اپنے نفس پر کبھی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ دوسرے پر بدگمانی کرنا بُرا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے متعلق بدگمانی کرنا بھی اچھا نہیں۔ بلکہ گناہ ہے۔ تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دل میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم شیطان کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیں گے۔ ناامید نہ ہونے اور اپنے نفس پر بدگمانی نہ کرنے اور عجب اور تکبر میں یہ فرق ہے کہ اوّل الذکر ہمیشہ آئندہ واقعات کے متعلق ہوتا ہے۔ اور آخر الذکر عموماً پہلے کاموں پر ہوتا ہے۔ خود پسند اور متکبر انسان بہت جلد کام کے وقت گھبرا جاتا ہے لیکن جب کام ہوجاوے تو فخر کرتا ہے۔ خدا پر توکل کرنے والا اور اپنے نفس پر بدظنی نہ کرنے والا انسان جب تک کوئی کام نہیں ہوتا اپنی امید کو باندھے رکھتا ہے اور جب یہ ہوجاتا ہے تو پھر کا ذکر بھی نہیں کرتا۔“

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعیدہ احسن

ہماری تاریخ

بسلسلہ ایک چھوٹی سی بات محررہ الفضل یکم ستمبر ۱۹۹۲ء ...... پہلی گذارش تو یہ ہے کہ حضرت اماں جان کی بیان فرمودہ سویٹ ڈش اُسی موسم میں ہی تیار ہو سکتی ہے جس موسم میں آں محترمہ نے فرمائی تھی۔ یعنی موسم سرما میں۔

دوسری بات یہ کہ سویٹ ڈش کی ترکیب بتانے سے پہلے (یہ سویٹ ڈش ہمارے لئے تحفہ روزگار سے کم نہ تھی) مجھے اُس کا پس منظر بتانا پڑے گا ورنہ آج کے بچے بالخصوص خوشحال گھرانوں کے، سوچ میں پڑ جائیں گے کہ وہ بھی کیا بے کیف زمانہ تھا جب ایسی معمولی سی سویٹ ڈش بھی لوگوں کو میسر نہ تھی۔ تو ایسے تمام بچوں اور بڑوں پر، جو فی زمانہ اُس سویٹ ڈش کے رسیا بلکہ دلدادہ ہیں، واضح ہو کہ یہ وہ ناقابل فراموش ایام تھے کہ ہم غریب الوطن اور غریب الدیار تھے۔ نہ گھر تھا نہ گھاٹ۔ قادیان سے لاہور، لاہور سے گجرات، گجرات سے جھنگ جلد جلد منتقل ہوتے رہے۔ آخر اگست یا ستمبر ۴۹ء میں ربوہ آگئے۔ اس بے آب و گیاہ زمین میں ایک اولوالعزم کی بدولت ایک نیا شہر بسایا جا رہا تھا۔ نئے گھر آباد ہو رہے تھے۔ اس وقت فقر تو تھا مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ فاقہ دامنگیر نہ تھا۔ شدت گرمی سے دم بھر کے لئے سستانے کو کسی راہ گیر کیلئے ربوہ میں درخت قسم کی کوئی چیز نہ تھی اور نہ شدت پیاس سے سوکھی زبان کو تر کرنے کیلئے سرِراہ پانی دستیاب تھا۔ ...... پھر دیکھتے ہی دیکھتے سٹیشن کے عین سامنے راہ گذر پر کیکر کے ایک خودرو درخت کے سائے میں پانی کا نل لگوا دیا گیا۔ جہاں ہر وقت پیاسوں کا جمگھٹ رہتا تھا۔ جن میں راہ گیر بھی تھے، سکول آنے جانے والے بچے بچیاں بھی تھیں اور کچے بازار کے دوکاندار بھی پانی بھرنے کے منتظر ہوتے تھے۔ موسم گرما میں جب سکول سے واپس آکر برف کا ٹھنڈا پانی، لسی یا شکر کا ٹھنڈا شربت مل جاتا تو گویا عید ہو جاتی۔ مگر یہ عید روزانہ نہ ہوتی تھی اس لئے کہ برف دن میں ایک مرتبہ چنیوٹ سے آتی تھی۔ اور وہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی۔ جو بچے بھاگم بھاگ لے آتے وہ لے آتے اور جو رہ جاتے وہ ہاتھ ملتے رہ جاتے۔ ... تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت فرج قسم کی چیز کا کوئی تصور نہ تھا۔ اور نہ کسی قسم کی آئس کریم کے لفظ سے کان آشنا تھے۔ اس تناظر میں جب حضرت اماں جان نے ہمیں بتایا کہ سنو لڑکیو! میں تمہیں ایک ٹھنڈی میٹھی اور خوش ذائقہ چیز تیار کرنے کا طریقہ بتاتی ہوں تو بہت لطف آیا سن کر۔

فرمایا: دودھ لو جتنا لے سکتی ہو۔ چھوٹی الائچی کے دانے ڈال کر آنچ پر رکھ کر دودھ کو گاڑھا کرو۔ چولھے پر سے اتارنے سے قبل چینی، کشمش، باریک باریک کٹے ہوئے بادام اور پستہ دودھ میں ملا دو۔ اس تیار شدہ دودھ کو ٹھنڈا کر کے کسی کھلے برتن میں ٹھنڈی رات میں کھلے آسمان کے نیچے محفوظ کر کے رکھ دو۔ صبح دیکھو گی تو دودھ برف کی طرح جم چکا ہو گا۔ یہ بہت خوش ذائقہ کھانے کی چیز ہو گی۔

خدا کے فضل سے ہم احمدی ہیں۔ الفضل ہمارا اپنا اخبار ہے اس کے قارئین سب احمدی ہیں جو ایک خاندان کی مانند ہیں۔ ہمارے دکھ سکھ ہماری خوشیاں، ہمارے راز سب سانجھے ہیں اسلئے مجھے یہ بتانے میں ذرہ بھر بھی تکلف نہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی اس ڈش کو تیار نہ کر سکی۔ کیونکہ توفیق ہی نہیں تھی۔ اور پھر یہ خاکسارہ تو بالکل ہی تہی دست تھی۔ ...

.... اور آج اگرچہ ہم پر وہ کہاوت صادق آتی ہے۔ کہ ایک بچہ نے ماں سے دو پیسے کا مطالبہ کیا خرگوش خریدنے کے لئے تو ماں نے کہا نہ بیٹا، بہت مہنگا ہے۔ رہنے دو۔ کچھ وقت گذرنے کے بعد بیٹے نے کہا، ماں خرگوش دو روپے کا بک رہا ہے۔ ماں نے کہا جلدی سے لے لو بیٹا۔ بہت سستا ہے۔ .. مگر احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے ایک فضل ہم پر یہ بھی ہے کہ ہم اسراف نہیں کرتے۔ ضرورت اور موقع و محل کے مطابق ہی خرچ کرتے ہیں۔

دُعاؤں سے برکت ملتی ہے

"ہر چیز کو، اپنے ہر فعل کو، اپنی ہر کوشش اور جدوجہد کو، ہر طریق کار کو دُعاؤں میں لپیٹ لو تو شیطان کو اس میں گھسنے کے لئے کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں ملے گا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری کوششوں میں برکت دے گا کہ اسے دیکھ کر آپ خود بھی حیران ہوں گے اور وہ لوگ بھی حیران ہوں گے جو آج سے سینکڑوں سال بعد ہماری جماعت کی تاریخیں لکھیں گے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

آپ کا خط ملا

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مربی مشرقی و مغربی افریقہ لکھتے ہیں:

آپ نے مکرم منصور احمد صاحب جاوید آف ناروے کا ایک خط ۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کے اخبار الفضل میں شائع کیا ہے جو ایک ایمان افروز تذکرے پر مشتمل ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ خود میرے ساتھ پیش آیا جو میں احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے سپرد قلم کرتا ہوں۔

اوائل ۱۹۶۶ء کی بات ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی وفات کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی۔ میں ان دنوں کینیا کا مربی انچارج تھا۔ میں نے اپنے دونوں دوسرے مربیان مکرم مولوی منیر الدین صاحب اور مکرم محمد عیسیٰ (حال مربی انگلینڈ) کو اپنے پاس بلایا اور انہیں کہا کہ بے شک ہم مربیان قطعاً امیر نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے مقام کے لحاظ سے نمونہ دینا ہمارا ہی حق ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے ایک ماہ کا الاؤنس اس فنڈ میں دے جو ۳۶ برابر ماہوار اقساط میں دینے کی سہولت ہے۔ ان دونوں سعید فطرت بھائیوں نے اس پر لبیک کہا اور میں نے اخبار احمدیہ میں اس کا اعلان کر دیا۔ میری غرض اس سے یہ تھی کہ جب ہم نمونہ دیں گے تو ہم دوسروں کو بھی اس قسم کی تحریک بشاشت قلب کے ساتھ کر سکیں گے۔ اور ہمارا الاؤنس تو چند سو شلنگ سے زیادہ نہ تھا۔ لیکن کینیا میں تو ایسے بیسیوں افراد ہیں جن کی آمد کئی کئی ہزار شلنگ ماہوار ہے۔ اور جب وہ ہمارے نمونہ کی تقلید کریں گے تو مالی قربانی کے ایمان افروز مناظر دیکھنے میں آئیں گے۔ چنانچہ مخلصین نے اس نیک نمونہ کی تقلید کی اور اس فنڈ میں جماعت کینیا نے کم و بیش ایک لاکھ شلنگ کا حصہ ڈالا یہ تو جماعتی فائدہ ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری نیک نیتی اور نیک عمل کو بھی بے حد نوازا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تحریک جدید کا ادارہ مجھے اور مکرم مولوی منیر الدین صاحب میں سے ہر کسی کو ۷۲۰/- شلنگ ماہوار دیتا تھا۔ ہم نے ایک ماہ کا الاؤنس مبلغ ۷۲۰/- شلنگ تین سال میں ادا کرنا تھا۔ جس کی قسط ماہوار ۲۰/- شلنگ بنتی تھی۔ اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس قربانی کو کس طرح نوازا۔ ہوا یہ کہ تین ماہ بعد جب تحریک جدید کا نیا بجٹ آیا تو اس میں ہماری تنخواہ میں اضافہ کر دیا گیا تھا۔ اور یہ اضافہ تھا ۱۲۰/- شلنگ ماہوار گویا اللہ تعالیٰ نے ہماری قربانی کو اس طرح قبول کیا کہ ۲۰/- کی بجائے ہمارے الاؤنس میں ہر ماہ ۱۲۰/- شلنگ ماہوار کا اضافہ کر دیا۔ احباب غور کریں کہ یہ کتنا ایمان افروز نظارہ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

کام جو کرتے ہیں اسکی راہ میں پاتے ہیں جزا
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہو

حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آ سکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کیلئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو اپنے پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے۔ تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہو گا۔ .... اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب اور مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب

جماعت احمدیہ راجن پور کو اگست ۹۲ء کے آخری ہفتے میں بیک وقت اپنے دو بزرگوں کی وفات کا گہرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ ۲۳ اگست ۹۲ء کو مکرم چوہدری محمد حسین صاحب جو موصی تھے اور مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ راجن پور کے والد محترم تھے۔ سوا دس بجے شب کے قریب ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مکرم چوہدری صاحب ایک سادہ منش شخص تھے۔ جن کا پیشہ مزارعت تھا۔ مگر انہوں نے اپنی ساری اولاد کو تعلیم دلائی اور ان کو نہایت اچھی تربیت دی تھی کہ ان کی ساری اولاد اس وقت کسی نہ کسی جماعتی عہدہ پر فائز ہے۔ مکرم چوہدری صاحب ایک خاموش طبع شخص تھے اور جماعتی فیصلوں کی بدل و جان تعمیل کرتے تھے۔ میں گذشتہ ۲۵ سال سے کسی نہ کسی جماعتی یا ذیلی مجالس کے اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا گیا ہوں اور اس سارے طویل عرصہ میں مجھے مکرم چوہدری صاحب سے واسطہ پڑتا رہا مگر مجھے ان سے ان کی بیگم صاحبہ سے کبھی کوئی گلہ نہیں ہوا۔ ان دونوں کو ہمیشہ تعاون کرنے والا پایا ہے۔ ابھی مکرم چوہدری صاحب کو ۲۴ اگست کو ربوہ تدفین کے لئے روانہ نہ کر پائے تھے کہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ، جو جماعت میں خالہ محمودہ کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ ان کا آخری دیدار کرنے کے لئے اپنے گھر سے ٹھیک ٹھاک تشریف لائیں۔ ان کی کوئی جسمانی رشتہ داری وفات یافتہ سے نہ تھی۔ رشتہ صرف احمدیت کا تھا۔ مگر ان کا منہ دیکھتے ہی ان کو اتنا گہرا صدمہ ہوا کہ وہ بھی اسی وقت ان کے گھر ہی اپنے مولا کے حقیقی سے جا ملیں۔ جب کہ تقریباً پوری جماعت ہی مکرم چوہدری صاحب کے گھر موجود تھی۔ یہ خبر آناً فاناً باہر مردوں میں پھیلی تو سب نے اپنے اللہ کی تقدیر پر راضی ہو کر اسکے حضور اپنے سر جھکا لئے موصوفہ کا جنازہ ان کے گھر پہنچا کر مکرم چوہدری صاحب کو بہشتی مقبرہ کیلئے ربوہ بھجوایا گیا۔ جہاں وہ اسی شام دفن کر دئیے گئے اور خالہ محمودہ بیگم کو اگلے روز راجن پور کے مقامی احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ خالہ محمودہ ضلع سرگودھا کی رہنے والی تھیں۔ ان کی اس صفت کا ذکر نہ کرنا غیر مناسب ہوگا کہ ان پر غریبی کا ایک ایسا طویل دور آیا جس کا تصور ہی انسان کو لرزا دیتا ہے مگر اس سارے عرصہ میں جو کم و بیش ۱۲/۱۴ سال کا ہے انہوں نے اپنی سفید پوشی اور خاوند کی عزت کا اس رنگ میں لحاظ رکھا کہ اغیار کو ان کی اس غریبی کا علم تک نہ ہو سکا اور اس سب کے باوجود انہوں نے اپنی ساری اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ یہ عرصہ انہوں نے کیسے گذارا، یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر خاوند کی عزت و وقار پر انہوں نے کوئی حرف نہ آنے دیا۔ ان کی وفات پر جسے ایک دوست نے "شاندار موت" قرار دیا جو کہ چند لمحات میں ہوگئی اور ساری جماعت کی موجودگی میں ہوئی۔ تبصرہ کرتے ہوئے ایک دوست نے کہا کہ یہ اجر اس خدمت کا ہے جو انہوں نے غریبی کے اس دور میں اپنے خاوند کی کی۔ ان کے شوہر چند سال قبل ایسے عالم میں فوت ہوگئے کہ وہ ہمیشہ میرے عدالتی اوقات میں میرے پاس میرے حفاظتی نقطہ نگاہ سے سارا دن تشریف رکھتے تھے (میں ان دنوں امیر ضلع راجن پور تھا) اور اس روز وہ اپنی اس ڈیوٹی پر تشریف لا رہے تھے (جماعت راجن پور ان ایام میں دور ابتلا سے گزر رہی تھی) کہ راستہ میں پیچھے سے ایک ٹرالی سے ان کو ٹکر ماری گئی جس سے وہ شدید زخمی ہو کر چند لمحات میں میری موجودگی میں ہی ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ اس جانکاہ موقع پر انہوں نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ خالہ محمودہ اس وقت سرگودھا گئی ہوئی تھیں۔ ان کو مطلع کیا گیا۔ واپسی پر انہوں نے انتہائی صبر و ضبط کا مظاہرہ کر کے ہم سب کو تسلی دی اور ہر قسم کے جزع فزع سے گریز کیا۔

ابھی ہم ان دونوں صدمات سے سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ہماری ایک اور عزیزہ حفظہ کوثر بنت شیخ داؤد احمد صاحب بعمر ۲۲ سال (ان کی جلد ہی شادی ہونے والی تھی) سانپ کے ڈسنے سے ۲۸ اگست ۹۲ء کو چل بسیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے ان سب مواقع پر عموماً اور عزیزہ حفظہ کی وفات پر غیر از جماعت احباب نے احترام انسانیت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

امۃ الرشید

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب

آج میرے پیارے ابا جان کو بچھڑے پورے چار سال ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ چار سال جدائی کے چار صدیوں پر محیط لگتے ہیں۔ جوں جوں وقت گذرتا ہے ہر لمحہ ان کی یاد ہر گھڑی ان کی یاد آتی ہے۔ ان چار سالوں میں شائد ہی کوئی گھڑی ایسی ہو کہ میرے دل میں ان کی یاد نہ بسی ہو۔ ان کی ہستی تو میرے لئے سرمایہ تھی۔ اب ان کے ساتھ گذارے ہوئے لمحات میرے لئے سرمایہ ہیں۔ مجھے تو بس وہی پیار بھرا انداز وہ مسکراتا ہوا چہرہ، وہ خوبصورت نصائح کرنے کا انداز آنکھوں کے آگے گھومتا ہے۔ میں تو ہر رشتہ میں ہر چہرہ میں ان جیسی محبت کی متلاشی ہوں۔ مگر لگتا ہے ان کے جاتے سے یہاں سے محبت بھی اٹھ گئی ہے۔

میرے پیارے ابا جان ہر کسی کے دکھ میں شامل ہونے والے ہر ایک کی ہمدردی کرنے والے تھے۔ ہمارے گاؤں کا شائد ہی کوئی شخص ہو جس کے لئے ابا جان کام نہ آئے ہوں۔ کوئی بیمار ہو جاتا تو بلا ناغہ اس کی عیادت کرتے۔ صدقہ وخیرات کرتے رہتے اور نیکی کے کسی کام میں پیچھے نہ رہتے۔ بچوں بڑوں ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے اور اپنی بہوؤں بیٹیوں میں کبھی فرق نہ سمجھے۔ بلکہ اپنی بیٹیوں کی طرح پیار کرتے تھے۔ چندہ جات کی بر وقت ادائیگی کرتے اور ہمیں بھی چندوں کی ادائیگی پر زور دیتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ تنخواہ پر پہلے چندوں کی ادائیگی کریں پھر باقی چیزوں پر خرچ کریں۔ اور اس کا اندازہ آپ اس طرح لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنا۔ امی جان اور بہنوں کا چندہ ۱۹۹۰ء تک ایڈوانس جمع کرا دیا تھا۔ جبکہ ان کی وفات ۸ ستمبر ۱۹۸۸ء میں ہوئی۔ بلکہ الفضل کا چندہ بھی شائد ۹۰ء تک ہی ادا کیا ہوا تھا۔ تنگی کے وقت بھی ہمارے گھر خالد، مصباح اور تشحیذ رسالے باقاعدگی سے آتے رہے اور آج تک جاری ہیں۔ گھر میں کوئی نئی چیز لاتے تو سب کا حصہ ضرور رکھتے چاہے ذرا سا بھی ہو۔ اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کرتے اور پیارے آقا کو باقاعدگی سے خط لکھتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی لکھ کر دیتے تھے۔ غیروں میں بھی اپنے اخلاق کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ جماعتی عہدوں پر بھی کام کرتے رہے کوئی مہمان آجاتا تو حتی المقدور اس کی مہمان نوازی کرتے۔ کبھی مشکل وقت میں بھی ان کے چہرے پر شکن تک نہ آتی۔ جہاں تک ہو سکا بیٹیوں کو تعلیم دلوائی۔ اور اکثر کہتے کہ میری خواہش ہے کہ تم بی۔ اے کرو۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ان کی زندگی میں یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ جس دن میرا بی۔ اے کا رزلٹ آیا تو بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ کہ میرے پیارے ابا جان اگر زندہ ہوتے تو کتنے خوش ہوتے۔ میری شادی انتہائی سادگی سے کی۔ بعد میں اکثر کہتے کہ میں نے تمہیں جو تعلیم دی ہے وہی میری طرف سے تمہارے لئے دولت ہے۔ ابا جان ٹیچر تھے اور دور پہاڑی مقام پر تھے۔ ۷۶ء میں ریٹائر ہوئے تو اس وقت جب بچے پاس ہوتے تو اپنی خوشی سے پانچ دس روپے دے دیتے تھے۔ اس وقت تو لے لئے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل کہنے لگے کہ لگتا ہے وہ پیسے لینے مجھے جائز نہ تھے۔ عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹا حساب کتاب لکھ کر رکھ لیتے ایک دن حساب کر کے اتنی رقم غریبوں کو دے دی پھر کہنے لگے اب تسلی ہو گئی ہے۔ جب کبھی باہر سے آتے ماتھا ضرور چومتے اب کبھی ان کے گھر جاتی ہوں تو سامنے لگی ان کی تصویر دیکھتی ہوں اب ابا جان ماتھا چومیں گے۔ مگر یہ تو انہونی باتیں ہیں۔

وہ سراپا تبسم خندہ شیریں دلربا
بھول جاؤں میں جسے ایسا تو وہ چہرہ نہ تھا

میں تو بس ان کے لئے دعا کر سکتی ہوں اللہ تعالےٰ میرے پیارے ابا جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ ڈاکٹر نصیرہ مجوکہ صاحبہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کا بیٹا مکرم اصالت حیات مانگٹ جو کہ واقف زندگی ہے ۔ گردوں کی خرابی کے باعث سخت بیمار ہے ۔ ساتھ دل کا دورہ بھی ہوا ہے ۔ دونوں گردوں کو نکال کر متبادل گردہ لگایا جائے گا ۔ اس وقت لاہور سے راولپنڈی سی ایم ایچ میں منتقل کیا گیا ہے ۔

○ مکرم قاسم محمود صاحب دار العلوم غربی ربوہ کو جنوری ۹۲ء میں زبردست نمونیہ کا حملہ ہوا تھا ۔ جو اس وقت علاج کے بعد افاقہ ہو گیا تھا ۔ مگر اب پھر تقریباً آٹھ ماہ کے بعد درد شروع ہو گیا ہے ۔

○ مکرم منظور احمد صاحب دار الیمن وسطی ربوہ کو گردے میں پرانی درد ہے ۔ کچھ دنوں سے بیمار ہیں ۔

○ محترمہ پروین شفیق صاحبہ دار الصدر شرقی ربوہ کے والد محترم ضیاء اللہ صاحب بھٹی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۱۱ ستمبر کو ایک مہلک حادثہ سے محفوظ رکھا ۔

○ مکرم صداقت احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق سابق معلم وقف جدید کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے ۔

○ مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے چچازاد بھائی مکرم رانا عبد الحمید صاحب آف پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) کا دل کا اپریشن مورخہ ۲۰ ستمبر کو لاہور میں ہونے والا ہے ۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ دل کے تین والو بند ہو چکے ہیں ۔

○ مکرم منظور صادق صاحب راولپنڈی کے بھائی مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب چند ہفتوں سے علیل ہیں ۔ ان کا پتے کا اپریشن ہوا تھا جس کے بعد جگر کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے ۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں ۔

سانحہ ارتحال: مکرم شفیق احمد جاوید صاحب ابن محترم جان محمد صاحب معلم وقف جدید ربوہ کا ۹ ستمبر کی شام کو پونے سات بجے ایک انتہائی جان لیوا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہیں پر انتقال فرما گئے ۔ ان کی عمر ۳۵ سال تھی ۔ آپ سے اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد از عصر ان کا جنازہ بیت المہدی میں ریٹائرڈ صوبیدار صاحب نے پڑھایا ۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم طاہر احمد مبشر صاحب نے دعا کروائی ۔

○ مکرم عثمان علی صاحب مخدوم ابن مخدوم مبشر احمد صاحب آف بھیرہ جائنٹ سکرٹری (ریٹائرڈ) وزارت دفاع حکومت پاکستان مشیت ایزدی سے مورخہ ۱۵ ستمبر لاہور میں وفات پا گئے آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا ۔ آپ موصی تھے ۔ جنازہ ۱۶ ستمبر کو بعد از فجر بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھایا ۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی ۔ مخدوم صاحب حضرت حافظ عبد العلی صاحب امیر جماعت سرگودھا کے برادر اکبر حضرت مولانا شیر علی صاحب یکے از رفقاء حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے تھے ۔ اور انہی کی تربیت میں پروان چڑھے ۔ آپکو سلسلہ عالیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی قائم کردہ فنانس کمیٹی کا ممبر ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا ۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں ۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

۲۹ ۔ قیادت کراچی ع ۲ ۔ ۳۰ ۔ فیصل آباد شہر ۔ ۳۱ ۔ ضلع ہزارہ ۔ ۳۲ ۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ ۔

س: لجنہ اماء اللہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور کے پیغام کا خلاصہ کیا تھا؟

ج: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے سالانہ اجتماع ۸۸ء پر اپنے پیغام میں عبادت اور دعوت الی اللہ کی تلقین فرمائی ۔

س: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس منعقدہ ۲۷، ۲۸ اگست ۸۸ء پر صدر صاحبہ لجنہ نے اپنے پیغام میں کس امر کی تلقین فرمائی؟

ج: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس کے لئے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کی تربیت کی طرف توجہ دلائی ۔

س: قادیان میں بیت النصرة لائبریری کا افتتاح کب ہوا ۔ اس کی عمارت پر کس قدر رقم خرچ ہوئی؟

ج: لجنہ کی لائبریری بیت النصرة قادیان کا افتتاح ۲۰ اکتوبر ۸۸ء کو ہوا ۔ عمارت تین لاکھ میں تیار ہوئی ۔

س: آٹھویں آل پاکستان ٹورنامنٹ کا انعقاد کب ہوا؟

ج: ۱۵، ۱۶ فروری ۸۹ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوا ۔

س: وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم کیلئے مقابلہ میں کون سی طالبات نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں؟

ج: وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کیلئے مقابلہ میں شریک حسب ذیل طالبات نے اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی:

۱: رخشندہ تحسین بنت عطاء اللہ صاحب باب الابواب ربوہ اوّل

۲: رخسانہ کوثر بنت محمود احمد صاحب دار العلوم غربی ع ۳ ربوہ دوئم

۳: ستیدہ لبنیٰ محمود بنت محمود احمد صاحب سیالکوٹ سوئم

کل شامل ہونے والیوں کی تعداد بارہ تھی یہ وظیفہ تیس ۳۰ روپے ماہانہ ایک سال کے لئے ہوتا ہے

س: وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم کیلئے کون سی طالبات اوّل، دوم، سوم آئیں؟

ج: وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم کیلئے حسب ذیل طالبات نے پہلی تینوں پوزیشنیں حاصل کیں ۔

۱: روبینہ کوثر بنت شیخ محمد صدیق صاحب دار العلوم وسطی ربوہ اوّل

۲: امۃ القیوم بنت لطیف احمد شاہد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ دوئم

۳: امۃ السلام بنت محمود احمد صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ سوئم

کل شامل ہونے والی طالبات کی تعداد دس تھی ہر ایک کو ایک سال کے لئے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ ملے گا ۔

س: لجنہ اماء اللہ نوکوٹ سندھ کا سالانہ اجتماع کب منعقد ہوا؟

ج: ۲۹ جنوری ۸۹ء کو لجنہ اماء اللہ نوکوٹ سندھ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا ۔ باہر سے آنے والی مستورات چالیس تھیں ۔

س: ۱۹۸۹ء میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کراچی کی مطبوعات کونسی ہیں ۔

ج: لجنہ اماء اللہ کراچی نے حسب ذیل مطبوعات احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شائع کیں ۔ اخلاق حسنہ ۔ کوئیل ۔ مقدس ورثہ ۔ سبز اشتہار ۔ لیکچر سیالکوٹ ۔ چشمہ زمزم (از بشریٰ داؤد صاحبہ)

س: بیرون پاکستان احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کن لجنات نے منایا؟

ج: اب تک موصولہ اطلاعات کے مطابق لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے ۲۳ مارچ کو تقریبات منائیں ۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں حضور کی موجودگی میں آپ کا تازہ کلام پڑھا گیا ان تقریبات میں ۱۸۳۶ خواتین شریک ہوئیں ۔

لجنہ سپین

سپین میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ۱۷ جون ۱۹۸۳ء کو ہوا ۔

اس سے قبل الفضل ۷ جون میں غلطی سے لکھا گیا تھا کہ لجنہ سپین کا قیام ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو ہوا تھا ۔

(ادارہ)

آپ کا خط ملا

امۃ الرشید صاحبہ بنت ماسٹر محمد حسین صاحب میرپور آزاد کشمیر سے لکھتی ہیں:

جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے الفضل کی قاری ہوں الفضل ہر روز باقاعدگی سے پڑھتی ہوں ۔ لیکن خط پہلی بار لکھ رہی ہوں ۔ میرے دل میں ایک خلش سی تھی وہ یہ کہ میں اپنے ابا جان کے بارے میں کچھ لکھوں ۔ اکثر ذہن میں واقعات اکٹھے کرتی لیکن لکھنے لکھانے کا زیادہ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے پھر چھوڑ دیتی ۔ نہ لکھنی تو زیادتی تھی ۔ کیونکہ ابا جان نے مجھے جس طرح زیور تعلیم سے آراستہ کیا تھا اسی طرح میری ذمہ داری تھی کہ میں اپنا فرض بھی ادا کروں ۔ پہلی بار لکھنے سے شاید تحریر میں روانی نہ ہو اس لئے پلیز آپ درستگی کر دیجئے گا آج حوصلہ کر کے لکھ رہی ہوں ۔ جو باتیں مناسب نہ ہوں وہ حذف کر دیں یہ حوصلہ بھی تو میرے ابا جان کا عطا کردہ ہے ۔ میں چھوٹی سی تھی ہم پہاڑی علاقہ میں رہتے تھے وہاں صرف ہمارا احمدی گھرانہ تھا ۔ والد صاحب کی سروس تھی ۔ تب وہ مجھ سے لکھواتے رہتے تھے کہ تشحیذ میں لکھو ۔ شوق تھا لکھنے کا ۔ کبھی کسی رشتہ دار کو خط لکھواتے ۔ تشحیذ میں بس لطائف ہی چھپتے تھے نظمیں لکھیں مگر اس وقت بے وزن ہوتی تھیں اس لئے مایوسی ہی ہوتی تھی ۔ اب امید ہے آپ ضرور حوصلہ افزائی کریں گے تا کہ آئندہ بھی کبھی کبھار شرکت کر لیا کروں ۔ الفضل کے لئے بہت دعائیں دل سے نکلتی ہیں ۔ اللہ کرے اسی طرح ترقی کی جانب رواں دواں رہے ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر ۔

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ ٹیکسلا سے لکھتی ہیں کہ:

الفضل میں موسم کا حال، بجلی کے نظام اور کچھ مقامی صورت حال سے متعلق آگاہی کا جو کالم شروع کیا گیا ہے اسکے لئے شکریہ قبول کریں ۔ گویا یہ ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے ۔ کیونکہ اس شہر سے تو ہمارا روحانی رشتہ ہے ۔ اس کے چپہ چپہ سے پیار ہمارے دلوں میں موجزن ہے ۔ اس لحاظ سے دل چاہتا تھا کہ اس کے ایک ایک پل کی خبر سے آگاہی ہوتی رہے اکثر زیادہ دیر بجلی بند رہنے کی خبر دل کو تڑپاتی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۹ ستمبر کل اور آج دھوپ نکلنے سے گرمی کا احساس بڑھ رہا ہے۔ تاہم رات خاصی ٹھنڈی ہوتی ہے۔

○ ہیڈ پنجند کے دائیں حفاظتی بند میں شگاف ڈال کر ہیڈ پنجند کو تباہ ہونے سے بچا لیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں علی پور، جتوئی اور مظفر گڑھ کے وسیع علاقے زیر آب آ گئے۔ ۳۳ دیہات کی جانب بند توڑنے سے ۴ لاکھ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے بند میں شگاف ڈالنے کا فیصلہ ہو جانے کے ۱۴ گھنٹے بعد تک عوامی نمائندے بند توڑنے کی مخالفت کرتے رہے پنجاب کے دو صوبائی وزراء کی سرپرستی میں سینکڑوں مسلح افراد شگاف ڈالے جانے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ مسلح تصادم کے خطرے کے پیش نظر فوجی جوانوں کو بند سے پیچھے ہٹا لیا گیا۔ عوامی نمائندوں نے سینکڑوں افراد کی موجودگی میں محکمہ آبپاشی کے حکام سے بدکلامی کی۔ مبینہ طور پر حکام کو بند نہ توڑنے پر رشوت کی پیشکش کی گئی۔ لیکن جب صورتحال نازک ہو گئی تو وزیر اعظم کو مداخلت کرنا پڑی اور فوجی ماہرین کے فیصلے کی روشنی میں بند آخرکار توڑ دیا گیا۔

○ ملتان کے قریب شیر شاہ بند کو توڑنے سے روکنے کے لئے بھی عوامی نمائندے سخت مزاحمت کرتے رہے۔ معاملہ وزیر اعلیٰ تک پہنچا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ آخر سیلاب کا زور اتنا بڑھ گیا کہ فوج کے انجینئروں نے خالص فنی نکتہ نگاہ سے سیاسی دباؤ اور مصلحتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بند اڑا دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ملتان کا حفاظتی بند ٹوٹ جاتا اور جتنی تباہی ہوتی اس کا تصور بھی محال ہے۔

○ جس سیلاب کے بارے میں اندازہ تھا کہ وہ کوئی تباہی پھیلائے بغیر پنجند سے گذر جائے گا اس بارے میں تمام اندازے غلط ثابت ہوئے اور مظفر گڑھ سے آگے پنجند تک کا علاقہ سمندر کی طرح بن گیا ہے۔ مظفر گڑھ شہر کے بڑے حصے میں پانی آ گیا ہے تاہم فوجی انجینئروں کی فوری کارروائی سے مظفر گڑھ مکمل ڈوبنے سے بچ گیا۔

○ سیلاب کا پانی سندھ میں داخل ہونے کے بعد سیلاب کا سب سے بڑا ریلا کوئی نقصان پہنچائے بغیر گزر گیا ہے۔ یہ ریلا گیارہ لاکھ کیوسک پانی پر مشتمل ہے۔ جمعہ کی شام کو ۱۵ سو کیوسک کی کمی ہوئی ہے۔

○ ملتان کے قریب دریائے چناب کے کنارے ۲۳ میل کے علاقہ میں ہزاروں افراد بھوک اور موت سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ افراد تین دن سے بھوکے اور پیاسے سیلاب میں پھنسے ہوئے ہیں اوپر سے گذرنے والے ہر جہاز اور ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر مدد کے لئے پکارتے ہیں روٹی پھینکنے کے اشارے کرتے ہیں پھر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نواب پور کے سوا کہیں طبی ٹیم نہیں پہنچی۔ بوسن بند سے اکبر بند اور شیر شاہ بند تک تقریباً ۲۳ میل کا علاقے میں لوگوں نے حفاظتی بندوں پر پناہ لے رکھی ہے۔

○ واپڈا کے تمام تھرمل اور ہائیڈل بجلی گھر جن میں گدو اور زیر تعمیر مظفر گڑھ پاور ہاؤس بھی شامل ہے حالیہ سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے اور معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

○ تحصیل بھلوال اور شاہ پور میں سیلاب سے دو سو افراد ہلاک ہوئے اڑھائی ہزار افراد لاپتہ ہیں۔ جھاوریاں اور ساہیوال ضلع سرگودھا سمیت کئی علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی دن کا آغاز اور اختتام حکمرانوں کے نام سے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیلاب میں حکومت کا کردار مجرمانہ ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ سیلاب کی تباہ کاریاں حکومت کی ناقص منصوبہ بندی کا نتیجہ ہیں۔ کپاس اور چاول کی فصل کی تباہی سے معیشت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ قوم کو حقائق سے آگاہ کرے۔ افغانستان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ حکمت یار سے دھوکا کیا گیا ہے اس نے حالیہ جنگ بندی کے معاہدے پر عمل کیا مگر ملیشیا نے عمل نہیں کیا اس کا کوئی شخص پیچھے نہیں ہٹا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے خلیج کی جنگ کے دوران عراق کی حمایت میں بیان دے کر سنگین غلطی کی تھی جس کے جواب میں مجھے فوج سے نکالا بھی جا سکتا تھا کیونکہ یہ حکومتی پالیسی کے خلاف تھی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بروقت حفاظتی انتظامات سے بہت سے لوگ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ سکتے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ موٹر وے کی رقم سیلاب زدگان کی بحالی کیلئے خرچ کی جائے۔

○ ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان کے مزید گیارہ دیہات سیلاب میں ڈوب گئے۔

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی میں اٹھائے گا۔

○ نیوزی لینڈ کے وزیر توانائی نے جو پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں کہا ہے کہ کشمیر عالمی مسئلہ ہے اسے پر امن طریق سے حل کرنا چاہیئے۔ نیوزی لینڈ نے سلامتی کونسل میں ایشیا کی نشست جیتنے کے لئے پاکستان کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

○ پاکستان نے اندھیرے میں مار کرنے والے ٹینک شکن میزائل تیار کر لئے ہیں۔ بکتر شکن کے نام سے یہ میزائل عبد القدیر خان لیبارٹری میں تیار ہوا ہے۔

○ وزیر اعظم نے سیلاب زدگان سے ہمدردی کے لئے ان کے علاقوں میں جانے کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ وہ کیچڑ اور پانی سے بھرے ہوئے علاقوں میں گئے۔ ایسی جگہوں پر بھی گئے جہاں پیدل چلنا بھی مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد دی جائے گی۔ انہوں نے سیلاب زدگان کے لئے جامع پالیسی بنانے کا اعلان کیا اس پالیسی کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

○ سندھ کے تینوں بیراج گدو، سکھر اور کوٹری سیلاب کے ریلے سے محفوظ ہیں۔ پانی کی سطح گرنا شروع ہو گئی ہے۔ پنجاب کے دریاؤں میں بھی پانی بہت حد تک گر گیا ہے۔

○ سندھ میں کچے کے علاقے میں ۱۴ لاکھ ایکڑ اراضی ڈوب گئی ہے دو لاکھ سے زائد افراد کو پہلے ہی محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا تھا۔

○ افغانستان میں کوہ ہندوکش کے زرخیز علاقے میں سیلابی بارشوں اور مٹی کے تودے گرنے سے بہت افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

بقیہ: صہ ۷ سے آگے

ہے۔ خصوصاً بچوں، بوڑھوں اور مریضوں کا خیال آتا ہے جو کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تو دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر صورتحال کے سامان پیدا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔

ٹیکسی کار کرایہ

ڈائیوو ریسر ٹیکسی کار LHP 7531
FULLY LOADED LUXURY
فلی لوڈڈ لگژری کرایہ پر ہر وقت دستیاب ہے۔
چوہدری عبد المجید وڑائچ ایڈووکیٹ
وڑائچ ٹاؤن۔ ربوہ
فون: ——— ۸۰۰
ڈرائیور ارجمند علی فوجی۔ رحمٰن کالونی ربوہ

بلڈ پریشر کی خالص یونانی دوا
قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ اور سنتھیٹک کیمیاوی اجزاء سے پاک
تسکین کیپسولز
احمد یونانی دواخانہ
رحمت بازار۔ ربوہ

پتہ